

از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا ودیگراں

بنام

جسونت رائے کوچر ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 11 مارچ، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹانک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894 دفعہ 4(1)

حصول اراضی - مطلع کردہ مقصد کے برعکس صارف کی تبدیلی - کی اجازت - ہاؤسنگ اسکیم کے لیے حصول اراضی - تجارتی مقاصد کے لیے زمین کا استعمال - ضلع مرکز کی تعمیر - چیلنج - عدالت عالیہ کے نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دینا - قرار پایا کہ درست نہیں کیا گیا - عوامی مقصد کے لیے حاصل کی جانے والی زیر قبضہ زمین کو کسی دوسرے عوامی مقصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے - جب زمین ہاؤسنگ اسکیم کے لیے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اسے ضلع مرکز کے مقصد کے لیے استعمال کیا گیا تھا تو یہ عوامی مقصد نہیں رہے گا - ایسی صورت میں، اطلاع میں مذکور ناگزاری کو بناوٹی تصور نہیں کیا جاسکتا۔

اپیل کے مرحلے پر نئی عرضی اٹھانا - حصول اراضی - متبادل جگہ کا حق - عدالت عالیہ کے سامنے کوئی نقطہ نہیں اٹھایا گیا - قرار پایا کہ اس عدالت کے ذریعے اس کی جانچ نہیں کی جاسکتی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4557، سال 1996۔

ایل پی اے نمبر، سال 1977 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 6.2.84 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی سی مہاجن اور ارون موہن، مسز اندرا ساہنی، بی کے پرساد، سی وی ایس راؤ، اے کے شریو استو، مس سشما سوری، پی ایچ پارکھی، مس بینامادھون اور پی این گپتا شریک فریقین کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے وکیلوں کو سنا ہے۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر 'ایکٹ') 6 نومبر 1958 کو شائع کیا گیا تھا جس میں ہاؤسنگ اسکیم کے لیے زمین حاصل کی گئی تھی۔ اسی کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ اپیل کنندہ نے زمین کو ضلعی مرکز یعنی تجارتی مقصد کے لیے استعمال کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ واحد جج نے رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور اس نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ حاصل کی گئی جائیداد ہاؤسنگ اسکیم کے لیے تھی جسے تجارتی مقصد یعنی ڈسٹرکٹ سینٹر کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ اپیل پر، دہلی عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے ایل پی اے نمبر 1، سال 1977 میں 6 فروری 1984 کے حکم سے اس کی تصدیق کی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

جواب دہندگان کے لیے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ چونکہ حصول ہاؤسنگ اسکیم کے لیے ہے، اس لیے زمین کو تجارتی مقصد یعنی ڈسٹرکٹ سینٹر کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا، فاضل واحد جج اور ڈویژن بینچ نے حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) میں مطلع کردہ مقصد کے برعکس صارف کی تبدیلی کو صحیح طور پر خارج کر دیا ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ فاضل وکیل کی طرف سے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ تجارتی مقصد کے لیے ضلعی مرکز کی تعمیر خود ایک عوامی مقصد ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عدالت عالیہ میں یہ دعویٰ کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ہاؤسنگ اسکیم میں تجارتی مقصد کے لیے سہولیات فراہم کرنا بھی ایک جامع مقصد ہے اور اس لیے حصول قانون میں درست تھا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اس دلیل کو خارج کر دیا۔ ہمیں اس حصے پر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ یہ ایک اچھی طرح سے طے شدہ قانون ہے کہ عوامی مقصد کے لیے حاصل کی جانے والی زمین کو کسی دوسرے عوامی مقصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لہذا، جب نوٹیفکیشن میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ زمین ہاؤسنگ اسکیم کے لیے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اسے ڈسٹرکٹ سینٹر کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تو عوامی مقصد عوامی مقصد نہیں رہے گا اور دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن میں مذکور نام کو ہاؤسنگ اسکیم کے طور پر رنگین نہیں سمجھا جاسکتا۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو اس بنیاد پر منسوخ نہیں کیا جاسکتا تھا کہ زمین کو ضلعی مرکز یعنی تجارتی مقصد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ واضح ہے کہ

عوامی مقصد کے لیے حاصل کی گئی زمینوں کو صرف تجارتی مقصد کی سہولیات فراہم کرنے کے عوامی مقصد کو پورا کرنا چاہیے، یعنی ضلع مرکز جیسا کہ فاضل وکیل نے منصفانہ طور پر تسلیم کیا ہے کہ یہ ایک عوامی مقصد ہے۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو صارف کی تبدیلی کی بنیاد پر کالعدم نہیں کیا جاسکتا۔ عدالت عالیہ صارف کی تبدیلی کی بنیاد پر نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دینے میں مکمل طور پر غلط تھی۔

اس کے بعد یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ پہلا مدعا علیہ متبادل جگہ فراہم کرنے کا حقدار ہے۔ اس عدالت میں دائر اضافی بیان حلفی میں، پہلے جاری کردہ ہدایت کے مطابق، کہا گیا ہے کہ سن لائٹ ایشورینس، نئی دہلی کے نام سے ایک نجی کمپنی نے سن لائٹ اسٹیٹ اسکیم شروع کی تھی، جسے مجاز اتھارٹی یعنی ایم سی ڈی یا ڈی ڈی اے نے منظور نہیں کیا تھا۔ لیکن کچھ افراد نے پلاٹ خریدے اور ان کے ساتھ صلح کرنے کے لیے سمجھوتہ کیا گیا اور انہیں متبادل جگہیں فراہم کر دی گئیں۔ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ جو اب دہندگان بھی اسی طرح متبادل جگہوں کے حقدار ہیں۔ عدالت عالیہ میں دائر جوابی حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ پہلے مدعا علیہ کی زمین حصول کا موضوع نہیں تھی اور اس لیے وہ متبادل جگہ کا حقدار نہیں ہے۔ اضافی حلف نامے میں یہ بھی ذکر کیا گیا کہ چونکہ پہلے مدعا علیہ نے مکان تعمیر کیا تھا اور وہ اس میں رہ رہا ہے، اس لیے وہ متبادل جگہ کا حقدار نہیں ہے اور اگر اپیل کنندہ کا مکان حاصل کیا جاتا ہے تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ مدعا علیہ نمبر 2 سے 4 کے وکیل نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے مکانات بھی تعمیر کیے ہیں اور وہ متبادل مقامات کے بھی حقدار ہیں۔ چونکہ یہ تنازعہ ہمارے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا، اس لیے ہمیں اس سوال میں جانے کا موقع نہیں ملا کہ آیا انہوں نے نوٹیفکیشن وغیرہ سے پہلے یا بعد میں مکان تعمیر کیا ہے۔ ان حالات میں، ہم اس سوال میں نہیں جاسکتے کیونکہ متبادل جگہوں فراہم کرنے کے سوال کو واحد جج یا ڈویژن بینچ کے سامنے حل نہیں کیا گیا تھا۔ اگر وہ دوسری صورت میں موجودہ عمل کے مطابق حقدار ہیں، تو وہ مجاز اتھارٹی کے سامنے نمائندگی کرنے اور عمل کے مطابق معاملے کی جانچ پڑتال کرنے کے لیے آزاد ہیں۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ رٹ پٹیشن خارج کر دی گئی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔